يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

مختصر تعارف سلسلہ نقشبندیہ

بفرمائش

جگر گوشہ پیر کیلانی صاحبزادہ

پیر سید سجاد حمید بخاری نقشبندی مجددی

مرتبہ

علامہ مفتی احسان اللہ مجددی کیلانی مدرس جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ

ناشر

دار التبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

CS CamScanner

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو جاؤ

مختصر تعارف سلسلہ نقشبندیہ

بفرمائش

جگر گوشۂ پیر کیلانی صاحبزادہ

پیر سید سجاد حید ر بخاری نقشبندی مجددی

مرتبہ

علامہ مفتی احسان اللہ مجددی کیلانی مدرس جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ

ناشر

ناشر دار التبلیغ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	مختصر تعارف سلسلہ نقشبندیہ
بفرمائش	پیر سید سجادہ حیدر بخاری
مرتبہ	علامہ مفتی احسان اللہ مجددی
صفحات	40
زیراہتمام	ایم احسان الحق صدیقی
ناشر	دارالتبلیغ حضرت کیلیانوالہ
کمپوزنگ	آرٹ ورلڈ ورڈز میکر، لاہور

ملنے کا پتہ

دارالتبلیغ آستانہ عالیہ

حضرت کیلیانوالہ شریف

ضلع گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

(المائدہ ۳۵)

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاجاؤ''۔

تفسیر روح البیان میں اس آیہ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں'' جان لے کہ اس آیہ مقدسہ میں وسیلہ ڈھونڈنے کے حکم کی صراحت ہے وسیلہ کا ہونا بیشک ضروری ہے کیونکہ وصول الی اللہ وسیلہ ہی سے حاصل ہوتا ہے اور یہ وسیلہ علمائے حقیقت و مشائخ طریقت ہیں'' شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ القول الجمیل کے حاشیہ میں اپنے جد امجد کا اس آیہ مقدسہ کے متعلق ارشاد نقل فرماتے ہیں'' کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجئے اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہوسکتا کہ وہ تقوٰی میں داخل ہے اور جہاد بھی مراد نہیں ہوسکتا کہ وہ بھی تقوٰی میں داخل ہے پس متعین ہوگیا کہ وسیلہ سے مراد ارادت و بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ و ریاضت اور ذکر و فکر ہیں تا کہ فلاح حاصل ہو کہ وصول ذات پاک سے عبارت ہے'' انتہیٰ ملخصاً۔

رب تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۝

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ رہو''۔

تفسیر روح البیان میں اس کے تحت فرماتے ہیں'' صادقین وہ لوگ ہیں جو وصول الی اللہ کے طریق کے راہنما ہیں جب سالک ان کے دوستوں میں شامل ہو جاتا ہے اور ان کے آستانوں کے خادموں میں داخل ہو جاتا ہے تو ان کی محبت، تربیت

اور قوت ولایت سے سیر الی اللہ اور ترک ماسوا کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے۔

سلوک وطریقت:

سلوک کے لغوی معنی راستہ چلنے کے ہیں اور اصطلاح تصوف میں قرب خداوندی کے ذرائع حاصل کرنے اور دار آخرت کی طرف متوجہ ہونے کے ہیں اور ان ذرائع سے حق سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے والے کو سالک کہتے ہیں نیز ظاہر میں اعمال شرعیہ کے التزام کے ساتھ اخلاق باطنی کی اصلاح وتزکیہ کو سلوک کہتے ہیں جس سے نسبتِ باطنی حاصل ہونے کی استعداد و قابلیت پیدا ہوتی ہے سلوک اختیاری امر ہے جس کا پہلا قدم زہد وتقویٰ ہے۔

مختلف بزرگوں نے اپنے تجربات سے قربِ خداوندی و معرفتِ الٰہی حاصل کرنے کے جو متعدد راستے معین فرمائے ہیں انہیں طریق یا طریقت کہتے ہیں۔ تمام سلاسل طریقت نور علی نور اور موصل اِلَی اللہ ہیں تمام سلسلوں کا ربط سرکار دو عالم ﷺ تک صحیح وثابت ہے۔ حضور ﷺ کی ذات گرامی جس طرح کمالاتِ رسالت ونبوت کی حامل تھی اسی طرح کمالاتِ ولایت کی بھی تھی۔ امت مصطفیٰ ﷺ میں سے سب سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کی صحبت میں آپ کے انوارِ نبوت وانوارِ ولایت جذب فرما کر اپنے دلوں کو صیقل کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ (الحدیث) کا اعزاز عطا فرمایا۔ مگر انوار کے جذب میں جن ہستیوں کو امتیازی حیثیت حاصل ہوئی وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے ظرف ونصیبہ میں حضور ﷺ کے کمالاتِ نبوت سے حصہ وافر ملا اس کی اہم دلیل آپ ﷺ کا یہ فرمان مقدس ہے:

مَا صَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا صَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ

رب تعالیٰ نے جو بھی میرے سینے میں ڈالا میں نے ابو بکر کے سینے میں ڈال دیا ہے۔

اور آپ ﷺ کے کمالات ولایت کا وافر حصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ملا۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مکتوب نمبر ۱۲۳ دفتر سوم حصہ نہم میں فرماتے ہیں۔

''وہ راستہ جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے تمام قطب، اوتاد، ابدال، نجباء عام اولیاء جس راستہ سے واصل باللہ ہوتے ہیں ان سب کے شہسوار اور منبع فیض حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں یہ عظیم الشان منصب آپ سے متعلق ہے''۔

یہ حاصل کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بطریق تبعیت بار نبوت کے حامل ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بار ولایت کے اور رب تعالیٰ تک پہنچنے کے یہی دو طریقے ہیں اسی لئے تمام سلاسل طریقت کا انتساب ان ہی دو حضرات سے ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت کا حامل سلسلہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نسبت کے حامل باقی تمام سلاسل طریقت ہیں۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جو کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے اس کے مختلف زبانوں میں مختلف نام رہے ہیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے لے کر حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ تک اس سلسلہ عالیہ کا نام صدیقیہ رہا ہے اور حضرت سیدنا بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ تک اس کا نام طیفوریہ رہا ہے حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں اسے سلسلہ طیفوریہ ہی کے نام سے ذکر فرمایا ہے اور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تک اس کا نام سلسلہ خواجگانیہ رہا اور خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک اس کا نام سلسلہ نقشبندیہ رہا اور حضرت مجدد پاک رضی اللہ عنہ کے دور اقدس سے لے کر اب تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے موسوم ہے (کذا فی انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ و تذکرہ مشائخ نقشبندیہ للتوکلی)۔

اگرچہ جملہ سلاسل طریقت موصل الی اللہ ہیں اور ان میں بڑے بڑے اکابرین دین گزرے ہیں مگر طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں اکثر ایسے خصائص و کمالات اور فضائل

ہیں کہ جن کو دیکھ کر بے اختیار زبان سے ''تو چیزے دیگری'' نکل جاتا ہے منجملہ ازاں ایک یہ بھی ہے کہ یہ طریقہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے جو افضل البشر بعد از انبیاء علیہم السلام ہیں لہٰذا ان کی نسبت تمام نسبتوں سے اعلیٰ وارفع ہوگی دریں اثناء ایک یہ بھی ہے کہ اس طریقہ میں اتباع سنت و اِجتناب بدعت کا نہایت اہتمام و التزام ہے اور ظاہر ہے کہ جس طریقہ میں اتباع سنت و اِجتناب بدعت زیادہ ہوگی اسی قدر اس میں انوار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہونے کی وجہ سے قوت و رفعت ممتاز ہوگی علاوہ ازیں ایک یہ بھی ہے کہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں شرط افادہ واستفادہ صحبت و محبت شیخ قرار پائی ہے یعنی جس کو جس قدر پیر طریقت سے محبت و صحبت زیادہ ہوگی اسی قدر فیوض و برکاتِ پیر زیادہ حاصل ہونگے اور یہ بعینہٖ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معاملہ ہے علاوہ ازیں ایک یہ بھی ہے کہ اس طریقہ مقدسہ میں جذبہ، سلوک پر مقدم ہے اور تقدمِ جذبہ کا نام ہی محبوبیت ہے اسی لئے شہنشاہ نقشبند رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ما فضلیائیم در طریقہ ما محرومی نیست یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل والے ہیں ہمارے طریقہ میں محرومی نہیں ہے۔ اگرچہ بالخصوص نسبت صدیقہ کا حامل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ہے لیکن تمام سلاسل میں آپ کا فیضان موجود ہے کیونکہ دیگر سلاسل طریقت کا انتساب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے اور حضرات القدس میں کتاب ''ثمرہ و شجرہ'' کے حوالہ سے مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جس طرح حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہے اسی طرح تینوں خلفاء سے جو آپ سے پہلے ہیں انتساب ہے جو بالاتفاق اہل تحقیق ثابت ہے اور آپ نے تربیت باطنی تینوں خلفاء سے حاصل کی ہے۔ بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ سے ظاہراً باطناً فیضیاب ہوئے اس طرح تمام سلسلوں کو درحقیقت آپ سے انتساب ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ہیں آپ نے تمام

ظاہری و باطنی علوم سرکار دو جہاں ﷺ سے حاصل فرمائے آپ کا رنگ سفید، بدن دبلا، چہرہ شگفتہ، آنکھیں روشن اور پیشانی فراخ تھی بہترین اخلاق کے مالک رحم دل اور نرم خو تھے ہوش و خرد، عاقبت اندیشی اور بلندی فکر و نظر میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسبت چھٹی پشت پر جناب مرہ پر سرکار دو جہاں ﷺ سے مل جاتا ہے آپ کی ولادت سنہ فیل سے دو سال چند روز کم چار ماہ بعد ہوئی (یعنی رسول اللہ ﷺ کے تولد شریف سے دو سال اور کچھ مہینے بعد ہوئی) قرآن و سنت میں آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ سورہ توبہ میں ہے رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا○

''دوسرا دو میں کا جس وقت وہ دونوں غار میں تھے جب وہ اپنے رفیق سے کہتا تھا غم مت کھا تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے''۔

اس آیہ کریمہ میں بالاتفاق صاحب سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں یہ وہ منقبت ہے کہ جس میں کوئی دوسرا صحابی آپ کا شریک نہیں۔ زرقانی علی المواہب میں بحوالہ ابن عدی اور ابن عساکر میں بحوالہ انس رضی اللہ عنہ اور طبقات الشافعیہ الکبری للسبکی میں ہے کہ ایک روز حضور ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں کچھ کہا ہے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا سناؤ حضرت ثابت بن حسان رضی اللہ عنہ نے یہ دو اشعار پیش کیے

و ثانی اثنین فی الغار المنیف و قد　　طاف العدو به اذ صعد الجبلا

و کان حب رسول الله قد علموا　　من البریة لم یعدل به رجلا

''وہ غار شریف میں دو میں کے دوسرے تھے جس حال میں کہ دشمن پہاڑ پر چڑھ کر ان کے گرد پھرا وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق میں سے کسی کو آپ کے برابر نہیں فرمایا''۔

یہ شعر سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا حسان تم نے سچ کہا وہ درحقیقت ایسے ہی ہیں۔

رب تعالیٰ نے سورہ زمر میں فرمایا:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○

''اور جو لایا سچی بات اور سچ مانا جس نے اس کو وہی لوگ ہیں پرہیز گار''۔

اس آیہ مقدسہ میں بقول حضرت علی رضی اللہ عنہ جو سچی بات لائے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جس نے تصدیق کی وہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

سورہ لیل میں مولا کریم ارشاد فرماتے ہیں:

وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى○ الَّذِیْ يُؤْتِیْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى○ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى○ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى○ وَ لَسَوْفَ يَرْضٰى○

''اور بچایا جاوے گا اس سے وہ بڑا پرہیز گار جو دیتا ہے اپنا مال پاک ہونے کو اور نہیں کسی کا اس پر احسان کہ بدلہ دیا جائے مگر واسطے چاہنے رضا مندی اپنے پروردگار بلند کی اور بیشک وہ آگے راضی ہوگا''۔

یہ آیات بالاتفاق حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں اتریں ان میں صراحت ہے کہ آپ اتقیٰ ہیں اور جو اتقیٰ ہے وہی سب سے افضل ہے عنداللہ اکرم ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اس پر نص قطعی ہے۔

آپ کے مناقب میں احادیث بھی بکثرت وارد ہیں۔ بخاری شریف میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا دُوْنَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا○

یعنی اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہم نے ہر ایک کے احسان کا بدلہ دیا ہے مگر ابو بکر کا احسان ایسا ہے کہ اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا تیسری حدیث میں فرمایا کہ میرے نزدیک ابو بکر مردوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ حضرات القدس میں قوت القلوب کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے کہ ہر زمانہ کا قطب قیامت تک اپنے مرتبہ اور مقام میں امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قائم مقام رہے گا اور تینوں اوتاد جو قطب سے کم درجہ کے ہوتے ہیں ہر زمانہ میں باقی تین خلفاء یعنی حضرت فاروق اعظم، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت مولائے کائنات رضی اللہ عنہم کے قائم مقام ہونگے اور ان کی صفت وحالت اور یقین کے مطابق رہیں گے۔

کشف المحجوب میں حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے امام زہری کی روایت نقل فرمائی ہے کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے دست مبارک پر بیعت خلافت کر لی تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیا اور خطبہ کے درمیان فرمایا: واللہ ما کنتُ حریصًا علی الاَمَارۃ یومًا و لیلۃً قطُّ وَ لَا کنتُ فیھا راغبًا ولا سَئَلْتُھَا اللہ تعالیٰ سًرا و علانیۃً و مَالِی فِی الاَمارۃِ مِنْ راحۃٍ "یعنی خدا کی قسم میں امارت پر حریص نہیں تھا ہرگز کبھی دن اور رات میں مرے دل پر اس کا خیال بھی نہیں گزرا اور نہ کبھی ظاہر اور پوشیدہ اللہ تعالیٰ سے اس کی درخواست کی اور مجھے اس میں کوئی خوشی بھی نہیں"۔ صاحب کشف المحجوب فرماتے ہیں کہ جب حق سبحانہ وتعالیٰ بندے کو کمال صدق پر پہنچاتا ہے اور مرتبہ تمکین سے مشرف فرماتا ہے تو بندہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا منتظر ہوتا ہے تاکہ جو صفت آئے وہ اس پر قائم ہو جائے اگر حکم ہو تو فقیر ہو جائے جیسا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ابتدائی دور میں کیا اور اگر فرمان ہو تو امیر ہو جائے جیسے آپ کی زندگی کا آخری حصہ شاہد ہے تجرید وتمکین اور فقر کی خواہش اور ریاست کے ترک کی آرزو کرنے میں اس جماعت عالی کی اقتدا حضرت سید صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے طریق پر ہے۔ آپ کا وصال ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ھ تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ:

حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے باوجود آپ کا انتساب علم باطن میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے آپ کو حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کی بھی صحبت حاصل تھی آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے فارسی الاصل ہیں آپ جوانی کے دور سے ہی دین حق کی تلاش میں کوشاں تھے اس لیئے آپ یہود و نصاریٰ اور دوسرے مذاہب کے علماء کے پاس آتے جاتے تھے اس طلب میں جو مصائب اور سختیاں آپ کو پہنچیں آپ نے ان پر صبر کیا یہاں تک کہ اس راستہ کے طے کرنے میں دس شخصوں کے پاس یکے بعد دیگرے آپ کو فروخت کیا گیا آخر کار خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہود سے بہت قیمت دیکر خرید فرمایا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ غزوہ خندق اور غزوات مابعد میں شامل ہوئے غزوہ احزاب میں جب خندق کھودنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق مسلمانوں میں تقسیم فرمادی حضرت سلمان کے بارے میں مہاجرین وانصار میں اختلاف پیدا ہوا ہر ایک فریق کا دعویٰ تھا کہ سلمان ہم میں سے ہیں اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان منا اھل البیت یعنی سلمان ہمارے اھل بیت سے تھے۔ آپ نجبائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اور اصحاب صفہ میں سے ہیں آپ ان تین صحابیوں میں سے ہیں جن کا بہشت مشتاق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو مدائن کا گورنر بنا دیا تھا اور پانچ ہزار درہم سالانہ آپ کا وظیفہ مقرر کردیا تھا جب آپ کو وظیفہ ملتا تو اسے راہ خدا میں صرف فرمادیتے اور بوریا بافی سے اپنا گزارہ کرتے آپ کا کوئی گھر نہ تھا دیواروں اور درختوں کے سایہ میں رہا کرتے تھے آپ کے پاس ایک دھاری دار کملی تھی جس کا کچھ حصہ آپ اوڑھ لیتے اور کچھ نیچے بچھا لیتے گورنری کی حالت میں بھی یہی کملی آپ کے پاس رہتی آپ کا وصال اڑھائی سو برس کی عمر میں ۱۰ رجب ۳۳ھ شہر مدائن میں ہوا۔

CamScanner

حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم:

علم باطن میں آپ کا انتساب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں یزدجرد شاہِ فارس کی تین لڑکیاں غنیمت میں آئیں ان کی قیمت ٹھہرائی گئی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہ نے تینوں کو لے لیا ان میں ایک اپنے صاحبزادے امام حسین رضی اللہ عنہ کو دے دی جس سے امام زین العابدین پیدا ہوئے دوسری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دی جس سے حضرت سالم پیدا ہوئے اور تیسری حضرت محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دی جس سے حضرت قاسم پیدا ہوئے پس حضرات قاسم، امام زین العابدین اور سالم ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی ہیں حضرت قاسم اپنے والد ماجد کے قتل ہونے کے بعد اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بطور یتیم پرورش پاتے رہے آپ کبار تابعین میں سے ہیں مشہور سات فقہا میں سے ہیں امام عالم فقیہہ اور پرہیزگار تھے یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا کہ ہم نے مدینہ میں کسی کو ایسا نہ پایا کہ اس کو قاسم پر فضیلت دیں بقول امام بخاری آپ افضل اہل زمانہ تھے۔ آپ نے ۱۰۸ھ اور بقول ابن المدینی ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۰۶ھ مکہ و مدینہ کے درمیان مقام قدید میں وصال فرمایا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ:

آپ امام زین العابدین کے پوتے اور امام محمد باقر کے صاحبزادے ہیں آپ کی والدہ ام فروہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے امام قاسم کی صاحبزادی ہیں اور ام فروہ کی ماں اسماء بنت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق ہیں۔ اسی واسطے آپ فرمایا کرتے تھے ولدنی ابو بکر مرتین یعنی میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دو مرتبہ پیدا ہوا ہوں مگر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ آپ حضرت امام کا نسب صوری و

معنوی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے اس واسطے آپ نے ایسا فرمایا ہے علم طریقت میں آپ کا انتساب اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے۔ آپ مدینہ منورہ میں ۸۰ھ میں پیدا ہوئے آپ کی سیادت وامامت پر سب کا اتفاق ہے آپ لطائف تفسیر اور اسرار تنزیل میں بے نظیر تھے علامہ ذہبی نے آپ کو حفاظ حدیث میں شمار کیا ہے امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت امام مالک، امام شعبہ، امام سفیان ثوری وسفیان بن عینیہ، امام حاتم بن اسمٰعیل، امام یحییٰ قطان وغیرہ آپ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ نے مدینہ منورہ میں ۱۵ رجب ۱۴۸ھ اڑسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا اور جنت بقیع میں قبہ اہل بیت میں مدفون ہوئے۔

سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ:

طریقت میں آپ کا انتساب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے ہے آپ کی تربیت بھی اسی امام عالی شان کی روحانیت سے تمام ہوئی کیونکہ شیخ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت حضرت امام قدس سرہ العزیز کے وصال شریف کے بعد ہوئی اگرچہ تذکرۃ الاولیاء کی بعض حکایات سے آپ کی ظاہری صحبت حضرت امام قدس سرہ العزیز سے مفہوم ہوتی ہے مگر تحقیق یہی ہے کہ آپ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی بظاہر زیارت نہیں کی بعض کتب میں مذکور ہے کہ آپ کو حضرت امام علی رضا قدس سرہ العزیز سے صحبت ہے اور انہیں اپنے والد گرامی حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے انتساب ہے اور انہیں اپنے والد گرامی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اس طرح اگرچہ آپ کے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے درمیان بظاہر دو واسطے ہیں لیکن آپ حضرت امام صادق قدس سرہ العزیز کے اویسی فیض یافتہ ہیں آپ کے مناقب بے شمار ہیں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بایزید ہمارے جماعت میں ایسے ہیں جیسے جبرائیل فرشتوں میں ہیں۔ نیز فرماتے ہیں کہ میدان توحید میں چلنے والوں کی

انتہا اس خراسانی (بایزید) کی ابتدا ہے اور مردان خدا جب آپ کے ابتدائی قدم پر پہنچتے ہیں تو وہ ان کی انتہا ہے آپ کا نام طیفور بن عیسیٰ تھا آپ پر پہنچ کر طریقہ صدیقیہ آپ کے نام سے طریقہ طیفوریہ مشہور ہو گیا آپ کا وصال ۲۶۱ھ اور ایک روایت میں ۲۳۴ھ کو ۷۳ برس کی عمر میں ہوا آپ کا مزار شہر بسطام میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز:

آپ کا انتساب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور آپ کی تربیت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے ہوئی ہے ملاقات صوری ثابت نہیں کیونکہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ہوئی بظاہر آپ کے اور حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان چند واسطے ہیں یعنی آپ کا انتساب حضرت ابوالمظفر مولانا ترک طوسی سے ہے اور ان کا انتساب خوجہ اعرابی بایزید عشقی سے اور ان کا انتساب خواجہ محمد مغربی سے اور انہیں خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے انتساب ہے آپ اپنے وقت میں یکتائے زمانہ غوث روزگار اور قبلہ عصر تھے خواجہ عطار قدس سرہ فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن خرقانی اپنے زمانہ کے بادشاہ اور قطب اوتاد اور ابدال العالم ہیں آپ کا وصال ۴۲۵ھ کو شب عاشورہ میں ہوا آپ کا مزار خرقان میں ہے۔

حضرت شیخ ابوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ:

علم تصوف میں آپ کا انتساب حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے آپ کو شیخ ابوالقاسم گرگانی طوسی اور شیخ ابوسعید ابوالخیر سے بھی صحبت رہی ہے آپ علوم و وعظ میں استاد امام ابوالقاسم قشیری صاحب رسالہ قشیریہ کے شاگرد ہیں آپ صوفیاء کرام و غرباء کے مرجع اور لسان الوقت تھے آپ کا وعظ انتہائی پر تاثیر اور بے نظیر ہوتا تھا آپ نے ۴۷۷ھ میں بعمر ۷۰ برس طوس میں وصال فرمایا:

CamScanner

حضرت خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ:

طریقت میں آپ کا انتساب حضرت شیخ ابو علی فارمدی سے ہے شیخ عبداللہ جوینی نیشاپوری اور شیخ حسن سمنانی کی صحبت میں بھی رہے فقہ واصول کی تعلیم بغداد میں شیخ ابو اسحٰق شیرازی سے حاصل کی اور حدیث پاک کا سماع ابو جعفر محمد بن احمد بن سلمہ وغیرہ محدثین سے کیا حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز تحصیل علم کے بعد آپ کے پاس گئے آپ فرماتے ہیں جب مجھے آپ نے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا اور آپ نے میری تمام حالات مجھ سے ذکر کئے اور میری تمام مشکلات کو حل فرمایا اور پھر مجھ سے ارشاد فرمایا اے عبدالقادر تم لوگوں کو وعظ سنایا کرو کیونکہ میں تم میں ایک جڑھ دیکھتا ہوں جو عنقریب درخت ہو جائے گا آپ نے ۲۲ ربیع الاول ۵۳۵ھ کو انتقال فرمایا پہلے آپ کو ہرات اور لغشور کے درمیان موضع مامیین میں دفن کیا گیا بعدہ آپ کو مرو میں منتقل کیا گیا اب آپ کا مزار مرو میں مرجع خلائق ہے۔

خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ النورانی:

آپ طبقہ خواجگان کے سر دفتر اور سلسلہ نقشبندیہ کے سردار طریقت ہیں آپ کی روش حجت ہے آپ پر پہنچ کر اس سلسلہ کا نام سلسلہ خواجگانیہ مشہور ہو گیا۔ آپ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں آپ کے پیر سبق حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور پیر خرقہ وصحبت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے ذکر خفی کی تعلیم دی تھی آپ کے ارشادات عالیہ میں سے یہ آٹھ کلمات مشہور ہیں۔

۱۔ ہوش دردم، ۲۔ نظر بر قدم، ۳۔ سفر در وطن، ۴۔ خلوت در انجمن، ۵۔ یاد کرد، ۶۔ باز گشت، ۷۔ نگاہداشت، ۸۔ یادداشت، ان آٹھ کے علاوہ تین کلمات اور ہیں جو

مصطلحات نقشبندیہ ہیں یعنی وقوف عددی۔ وقوف زمانی، وقوف قلبی، یہی گیارہ کلمات طریقہ نقشبندیہ کی اصل ہیں۔

۱۔ ہوش در دم: اس سے مراد یہ ہے کہ سالک کا ہر ایک سانس حضور اور آگاہی سے ہو نہ کہ غفلت سے یعنی کسی سانس میں خدا سے غافل نہ ہو۔

۲۔ نظر بر قدم: بظاہر مراد یہ کہ سالک رہ چلتے وقت نظر اپنے قدموں کی پشت پر رکھے تاکہ جمعیت خاطر میں فتور نہ آئے اور حقیقۃً مراد ہے کہ سالک کا باطنی قدم اس کی نظر باطن سے پیچھے نہ رہے بلکہ منتہائے نظر پر پڑے اور یہ باطنی سرعت سیر کی طرف اشارہ ہے۔

۳۔ سفر در وطن: اس سے مراد سیر انفسی ہے اور صفات ذمیمہ سے صفات حمیدہ کی طرف انتقال کرنا ہے۔

۴۔ خلوت در انجمن: اس سے مراد یہ ہے کہ ظاہر میں خلائق کے ساتھ اور باطن میں حق کے ساتھ ہونا چاہئے۔

۵۔ یاد کرد: یعنی ہر وقت ذکر میں مشغول رہے زبانی ہو یا قلبی۔

۶۔ بازگشت: سے مراد یہ ہے کہ ذاکر بطریقہ معہود کلمہ توحید کا ذکر جب دل سے کرے تو ہر بار کلمہ توحید کے بعد زبانی دل سے کہے خدایا میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا مجھے مطلوب ہے۔ مجھے اپنی ذات کی محبت اور اپنی صفات کی معرفت عطا فرما۔

۷۔ نگاہداشت: اس سے مراد یہ ہے کہ قلب کو خطرات اور حدیث نفس سے نگاہ میں رکھے۔

۸۔ یادداشت: اس سے مراد دوام آگاہی بحق سبحانہ وتعالیٰ ہے بر سبیل ذوق۔

۹۔ وقوف عددی: اس سے مراد ذکر نفی و اثبات میں عدد ذکر سے واقف رہنا اور طاق عدد کا لحاظ رکھنا ہے۔

۱۰۔ وقوف زمانی: اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ سالک کو چاہئے کہ واقف نفس رہے اور پاس انفاس کو ملحوظ رکھے یعنی ہر وقت خیال رکھے کہ سانس حضور میں گزرتا ہے یا غفلت میں دوسرے معنی یہ کہ بندہ ہر وقت اپنے حال سے واقف رہے اگر وقت طاعت میں گزرا ہے تو شکریہ بجالائے اور اگر معصیت میں گزرا ہے تو عذر خواہی کرے۔

۱۱۔ وقوف قلبی: کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ ذکر کے وقت دل حق سبحانہ وتعالیٰ سے آگاہ رہے اور دوسرا معنی یہ کہ بندہ ذکر کے وقت قلب صنوبری کی طرف متوجہ رہے اور اسے ذکر میں مشغول رکھے۔

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ کا وصال ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ مین ہوا مزار مبارک غجدوان میں ہے جو بخارا سے چھ فرلانگ کے فاصلے پر ہے۔

حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ:

خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے چار خلفاء میں سے ایک آپ ہیں آپ کا مولد و مدفن موضع ریوگر ہے جو بخارا سے چھ فرسنگ اور غجدوان سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر ہے آپ کا سن وصال ۶۱۶ھ ہے۔

حضرت خواجہ محمود فغنوی قدس سرہ:

آپ حضرت خواجہ عارف کے تمام اصحاب میں اکمل و افضل اور خلافت سے ممتاز تھے آپ کا مقام ولادت موضع انجیر فغنہ ہے جو بخارا سے تین فرسنگ کے فاصلہ پر ہے قصبہ والکلبہ کے دیہات میں سے ہے آپ کا وصال ۷۱۷ھ میں ہوا اور والکلبہ

میں مزار مبارک ہے۔

خواجہ علی رامیتنی قدس سرہ:

آپ خواجہ محمود قدس سرہ کے خلفاء میں سے ہیں سلسلہ خواجگان میں آپ کا لقب حضرت عزیزاں ہے آپ کے مقامات عالیہ اور کرامات عجیبیہ بہت ہیں آپ کی ولادت موضع رامیتن میں ہوئی جو بخارا سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر بہت بڑا قصبہ ہے آپ خوارزم تشریف لے گئے اور ایک عرصہ تک وہیں رشد و ہدایت میں مشغول رہے ۲۸ ذوالقعدہ ۷۱۵ھ میں وصال فرمایا مزار مبارک خوارزم میں زیارت گاہ خواص وعوام ہے۔

حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہ:

طریقت میں آپ کا انتساب حضرت عزیزاں قدس سرہ سے ہے آپ کا مولد قریہ سماسی ہے جو دیہات رامیتن سے ہے آپ پر اکثر محویت و استغراق غالب رہتا آپ نے حضرت خواجہ نقشبند کی ولادت سے قبل بار ہا ان کے گاؤں قصر ہندواں سے گزرتے ہوئے یہ خوشخبری ارشاد فرمائی کہ اس زمین سے ایک مرد کی خوشبو آتی ہے جلدی ایسا ہوگا کہ کوشک ہندواں قصر عارفاں بن جائے گا۔ آپ کا وصال مبارک ۷۵۵ھ ہے اور مزار شریف موضع سماسی میں ہے۔

حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ:

آپ صحیح النسب سید ہیں طریقت میں آپ کا انتساب حضرت بابا سماسی قدس سرہ سے ہے آپ کا مولد قریہ سوخار ہے جو سماسی سے پانچ فرسنگ کے فاصلہ پر ہے آپ ابتدائے حال میں کشتی لڑتے تھے ایک بار بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر اس اکھاڑے پر ہوا حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی نظر حضرت خواجہ بابا قدس سرہ پر پڑی آپ نے اپنی قوت جاذب سے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور طریقہ عالیہ کی تلقین اور فرزندی میں قبول

کیا۔ آپ ان کی صحبت میں بطریق خواجگان ریاضت میں مشغول رہے یہاں تک کہ حضرت بابا کی تربیت میں درجہ تکمیل و ارشاد کو پہنچے آپ کا وصال مبارک ۸ جمادی الاولیٰ ۷۷۲ھ میں ہوا مزار مبارک قریہ سوخار میں ہے آپ کے ایک سو چودہ خلیفے تھے جن میں حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز خلیفہ اکبر تھے۔

خواجہ خواجگان حضرت سید بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ:

آپ کی ولادت با سعادت ۴ محرم الحرام ۷۱۸ھ میں قصر عارفاں میں ہوئی جو بخارا سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ لڑکپن ہی سے ولایت کے آثار اور کرامت و ہدایت کے انوار آپ کی پیشانی سے ظاہر تھے۔ آپ کو آداب طریقت کی تعلیم بظاہر سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے ہے مگر حقیقت میں آپ کی تربیت اویسی طریق پر حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت سے ہوئی ہے۔ آپ کو چونکہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حکم تھا کہ ہر حال میں جادہ شریعت واستقامت پر قدم رکھنا چاہئے اور عزیمت پر عمل کرنا اور رخصت و بدعت سے دور رہنا چاہئے اور ہمیشہ احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا بنانا اور اخبار رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تلاش میں رہنا چاہئے اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عزیمت پر عمل کیا اور ذکر بالجہر نہ کیا اور چونکہ مجھے اخبار و آثار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تفحص کا حکم تھا اس لیے علماء کی خدمت میں حاضر ہوتا اور احادیث پڑھتا اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معلوم کیا کرتا تھا اور ہر ایک پر عمل کرتا اور اس کا نتیجہ اپنے باطن میں مشاہدہ کرتا آپ فرماتے ہیں کہ میں نے سلطان بایزید بسطامی، شیخ جنید بغدادی اور شیخ شبلی اور ابن منصور حلاج کے مقامات کی سیر کی جہاں وہ پہنچے تھے میں بھی وہاں پہنچا یہاں تک کہ صفات انبیاء کرام علیہم السلام کی سیر کی میں پھر ایسی بارگاہ میں پہنچا کہ جس سے بڑی کوئی بارگاہ نہ تھی میں نے جان لیا کہ بارگاہ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کا

طریقہ کیا ہے تو فرمایا کہ:

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ وش　　ایں چنیں زیبا روش کم می شود در جہاں

دل سے آشنا رہو اور بظاہر بیگانے ایسا خوبصورت طریق جہان میں کم ہی ہے یعنی خلوت درانجمن آپ سے پوچھا گیا کیا ایسا ممکن ہے آپ نے فرمایا کیوں نہیں جبکہ رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کی صفت بیان فرمائی ہے:

رجال لا تلهيهم تجارة و لا بيع عن ذكر الله۝

ایسے مرد کہ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

آپ فرماتے ہیں اگر چہ نماز و روزہ اور ریاضت و مجاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچنے کا طریقہ ہیں ہے مگر ہمارے نزدیک وجود کی نفی سب طریقوں سے اقرب ہے اور یہ ترک اختیار اور دید قصور کے سوا حاصل نہیں ہوتی۔

حضرت خواجہ علاء الحق والدین قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ہمارے مرشد حضرت خواجہ کی نظر عنایت کی برکت سے طالبوں کا یہ حال تھا کہ قدم اول میں سب سعادت مراقبہ سے مشرف ہو جاتے تھے جب نظر عنایت زیادہ ہوتی تو درجہ عدم کو پہنچ جاتے جب اس سے بھی زیادہ نظر عنایت ہوتی تو مقام فناء کو پہنچ جاتے اور فانی از خود اور باقی بحق ہو جاتے۔

آپ فرماتے ہیں ہمارے خواجگان قدس سرہم کی چار نسبتیں ہیں ایک حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے، ۲ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے، ۳ سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے جو دو طرف سے ہے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور دوسری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے۔

آپ کا لقب نقشبند ہونے کی مختلف وجوہ بیان کی گئی ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ آپ کی پہلی ہی صحبت سے سالک کے دل سے ماسوا کا نقش مٹ جاتا تھا اور دل یاد

الٰہی سے معمور ہو جاتا تھا۔ آپ پر پہنچ کر یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نام سے موسوم ہوا۔ آپ کی عمر شریف کا چوہترواں سال تھا کہ ۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ میں وصال فرمایا مزار مبارک قصر عارفاں میں ہے۔

حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ:

آپ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول، نائب مطلق اور داماد تھے آپ کا نام مبارک محمد بن محمد بخاری ہے دراصل خوارزم سے ہیں جب آپ کے والد گرامی کا وصال ہوا تو آپ نے ترکہ سے کوئی چیز قبول نہ کی اور حالت تجرید میں بخارا کے ایک مدرسہ میں تحصیل علوم میں مشغول ہو گئے طالبعلمی ہی کی حالت میں آپ کا عقد حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہو گیا جب طریق حق کی طلب آپ کے دل میں پیدا ہوئی تو علوم رسمی کا مطالعہ چھوڑ کر حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے اور طریقہ اخذ کیا حضرت خواجہ کی آپ پر نظر خاص تھی چنانچہ حضرت خواجہ کی توجہات عالیہ سے آپ بہت جلد درجہ کمال پر پہنچ گئے قدوۃ المحققین سید السند حضرت میر سید شریف جرجانی قدس سرہ العزیز آپ ہی کے فیض یافتہ ہیں سید السند فرمایا کرتے تھے کہ جب تک شیخ زین الدین کی صحبت میں نہ پہنچا رفض سے رہائی نہ پائی اور جب تک خواجہ علاؤ الدین عطار کی صحبت سے مشرف نہ ہوا میں نے خدا کو نہ پہچانا۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار صاحب طریقہ خاص ہیں ان کے طریقہ کو طریقہ نقشبندیہ علائیہ کہتے ہیں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز مکتوب نمبر ۲۹۰ دفتر اول میں طریقہ علائیہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں "والحق کہ ایں طریق کثیر البرکت است اندک آں طریق نافعہ از بسیار طرق دیگر انست" یعنی حق یہ ہے کہ یہ طریقہ کثیر البرکت ہے اس طریقہ کا تھوڑا سا بھی دوسروں کے طریقوں کے بہت زیادہ سے زیادہ نفع بخش ہے۔

آپ نے فرمایا ریاضیت سے تعلقات مقصود تعلقات جسمانی کی پوری نفی اور عالم ارواح و عالم حقیقت کی طرف توجہ نام ہے اور سلوک سے مقصود یہ ہے کہ بندہ اپنے اختیار و کسب سے ان تعلقات سے جو موانع راہ ہیں گزر جائے اور ان تعلقات میں سے ہر ایک کو اپنے اوپر پیش کرے جس تعلق سے گزر جائے وہ علامت ہے اس امر کی کہ وہ تعلق مانع نہیں ہے اور غالب نہیں آیا اور جس تعلق میں ٹھہر جائے اور اس سے اپنی وابستگی پائے تو جان لے کہ وہ تعلق اس کے راستے کا مانع ہو گیا ہے اس کے قطع کی تدبیر کرے۔ فرمایا صحبت سنت موکدہ ہے ہر روز یا ہر دوسرے روز اولیاء اللہ کی صحبت میں حاضر ہونا چاہیئے اور ان کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ فرمایا اہل اللہ کی صحبت میں ہمیشہ رہنا عقل معاد کی زیادتی کا ذریعہ ہے۔ آپ کا وصال ۱۸ رجب ۸۰۲ھ کو ہوا مزار مبارک قصبہ چغائیاں میں ہے۔

حضرت مولانا یعقوب بن عثمان چرخی قدس سرہ:

آپ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز کے بڑے اصحاب میں سے ہیں چونکہ آپ کی تکمیل حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار سے ہوئی اس لئے ان ہی کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں آپ کا تعلق غزنی کے ایک گاؤں چرخ سے ہے ابتداء میں کچھ مدت جامع ہرات میں اور کچھ عرصہ دیار مصر میں تحصیل علم میں مصروف رہے علوم ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد خواجہ بزرگ شہنشاہ نقشبند قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے قبولیت پائی ایک مدت تک آپ کی خدمت میں رہے پھر آپ نے اجازت فرمائی اور فرمایا کہ جو کچھ تجھے ہم سے ملا ہے وہ بندگان خدا تک پہنچا دینا تا کہ ان کی سعادت کا سبب ہو اور اشارۃ حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ کی متابعت کا حکم فرمایا۔ آپ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے وصال کے بعد کچھ عرصہ موضع چغانیاں میں خواجہ علاؤ الدین عطار قدس سرہ کی خدمت میں فیضیاب ہوتے رہے اور آپ کے وصال

کے بعد خواجہ بزرگ کے فرمان کے مطابق رشد وہدایت خلق میں مصروف ہوئے آپ نے قرآن مجید کی فارسی میں تفسیر لکھی جو چرخی کے نام سے مشہور ہے آپ کا وصال ۵ صفر ۸۵۱ھ کو ہوا مزار مبارک قریہ ہلفتو میں ہے جو حصار واقع ماوراء النہر کے مضافات میں ہے۔

حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قدس سرہ العزیز:

آپ کا نام عبید اللہ اور لقب ناصر الدین اور خواجہ احرار ہے آپ باغستان میں ماہ رمضان ۸۰۶ھ میں پیدا ہوئے ولادت کے بعد ایام نفاس یعنی چالیس دن تک اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا بچپن ہی سے رشد وہدایت کے آثار اور قبول عنایت الٰہی کے انوار آپ کی پیشانی میں نمایاں تھے تین چار سال کی عمر میں نسبت آگاہی بحق سبحانہ وتعالیٰ حاصل تھی طفولیت میں مکتب میں آمد ورفت رکھتے تھے مگر دل پر وہی نسبت غالب تھی۔ کچھ عرصہ مختلف بزرگوں کی صحبت میں خدمت میں رہے بالآخر مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے اور اجازت وخلافت سے نوازے گئے آپ فرماتے ہیں کہ اگر تمام احوال ومواجید ہمیں عطا کئے جائیں اور ہمیں اہل سنت وجماعت کے عقائد سے آراستہ نہ کیا جائے تو ہم اسے بجز خرابی کچھ نہیں سمجھتے اور اگر تمام خرابیاں ہم پر جمع کی جائیں اور اہل سنت وجماعت کے عقائد سے سرافراز فرمایا جائے تو ہمیں کچھ ڈر نہیں آپ کا وصال ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ ہے۔

مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرہ العزیز:

آپ کا انتساب طریقہ نقشبندیہ میں خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ العزیز سے ہے آپ حضرت مولانا یعقوب چرخی قدس سرہ کے نواسے ہیں جب آپ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ نے ایک ہی مجلس میں بیعت کر کے انہیں پایہ تکمیل تک پہنچا دیا اور اجازت وخلافت سے نواز کر وہیں سے رخصت کر کے بھیج دیا۔ یہ

معاملہ حضرت خواجہ کے تصرف عظیم اور مولانا کے کمال استعداد و قابلیت پر دلالت کرتا ہے آپ کا وصال موضع وخش میں ربیع الاول ۹۳۶ھ کو ہوا اور وہیں مزار مبارک ہے۔

مولانا درویش محمد قدس سرہ العزیز:

مولانا درویش محمد کو اپنے ماموں مولانا محمد زاہد سے خلافت ہے ورع وتقویٰ، عمل بعزیمت اور حفظِ نسبت میں آپ شان عظیم رکھتے تھے طریق گمنامی اور حالات کو چھپانے کا بڑا التزام تھا اس واسطے آپ بچوں کو قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے تا کہ کسی کو آپ کے حال و کمال سے آگاہی نہ ہونے پائے اس کے باوجود آپ کی شہرت ہوگئی اور ہر طرف سے طالبان طریقت آپ کی خدمت میں آنے لگے آپ نے ۱۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ میں وصال فرمایا مزار مبارک موضع اسقرار میں ہے جو کہ ماوراءالنہر میں ہے۔

حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس سرہ العزیز:

آپ کا اسم گرامی خواجگی ہے آپ نے ظاہری و باطنی تربیت اپنے والد خواجہ درویش محمد قدس سرہ سے حاصل کی اور ان ہی سے آپ کو خلافت حاصل ہے۔ آپ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ العزیز کے اصل طریقہ کے پابند تھے اور ذکر جہر وغیرہ محرمات سے پرہیز کرتے تھے اپنے حالات کے اخفا میں بہت کوشش کرتے تھے اپنے وقت میں طالبان طریقت کے مرجع تھے تصرف باطنی کا یہ عالم تھا کہ علماء و فضلاء اور امراء و فقراء استفاضہ کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے بلکہ ملوک و سلاطین آپ کے آستانہ عالیہ کی خاک اپنی آنکھوں کا سرمہ بناتے تھے آپ نے ۱۰۰۹ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا مولد و مرقد قریہ امکنہ میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ العزیز:

حضرت خواجہ محمد باقی عرف باقی باللہ قدس سرہ العزیز کو مولانا خواجگی امکنگی سے خلافت حاصل ہے آپ ۹۷۱ یا ایک سال اور بعد کابل میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا صادق حلوائی سے جو اس زمانہ کے اکابر علماء میں سے تھے علوم رسمی کی تحصیل شروع فرمائی اور اپنی علو فطرت کے سبب سے تھوڑے ہی عرصے میں اپنے ہمعصروں میں امتیاز حاصل کیا ابھی علوم رسمی کا کچھ حصہ باقی تھا کہ عنایت ازلی نے آپ کو علوم باطنی کی طرف کھینچ لیا آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ایک بزرگ کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ مجھ پر ایک تجلی پڑی اور میں اپنے آپ سے بھلا دیا گیا اور حضرت خواجہ بزرگ بہاؤ الحق والدین نقشبند قدس سرہ العزیز کی روحانیت متبرکہ کشش نے ذکر کی تلقین اور القائے جذبات سے سرفراز فرمایا میں نے دست ہمت کو ہر طرف سے چھڑا لیا اور طلب کا دامن چن کر اہل اللہ کی تلاش میں مصروف ہو گیا اور بزرگان طریقت کی تلاش شروع کی اس کے علاوہ آپ کی تربیت حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ کی روح مبارک سے بھی ہوئی۔ امام ربانی مجدد الف ثانی نے آپ کے متعلق لکھا ہے کہ اس زمانہ میں اکابر اولیاء اللہ کے قائم مقام اور بزرگان نقشبندیہ کے سجادہ نشین انتہائی مقامات معرفت تک پہنچے ہوئے ولایت کے آخری مراتب پر فائز دارالخلائق کے دائرہ کے قطب، اہل حقائق کے رازوں کے کھولنے والے، محبت ذاتیہ میں فرد کامل، کمالات محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جامع و محقق اہل ارشاد و ہدایت کے سہارا اس طریقہ کے مرشد جس کی ابتدا میں انتہا درجہ ہوتی ہے، عارفوں کا خلاصہ، محققین کے بزرگ ہمارے شیخ و امام ہمارے جاہ پناہ اور قبلہ اصل کو واضح کرنے والے سب سے کامل عارف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ العزیز ہیں"۔ آپ کو حضرت مولانا خواجگی نے پہلی ہی ملاقات میں اجازت و خلافت سے نواز کر جب ہندوستان کی طرف جانے کی اجازت

فرمائی تو آپ نے تواضع وانکسار کی بنا پر عذر کیا حضرت مولانا قدس سرہ العزیز نے استخارہ کا حکم فرمایا استخارہ میں بھی اسی ملک کی ہدایت وارشاد کی آپ کو بشارت ملی۔

حضرت خواجہ قدس سرہ العزیز کا شیوہ ستر احوال، دید قصور اور عزلت نشینی تھا۔ سادات وعلماء کی تعظیم میں مبالغہ فرمایا کرتے تھے اور جزوی وکلی عملیات میں فقہائے متورع کی طرف رجوع کیا کرتے تھے تمام امور میں آپ کا عمل عزیمت واولیٰ پر تھا سماع ورقص ووجد کو آپ کے ہاں دخل نہ تھا۔ یہاں تک کہ ایک روز ایک درویش نے آپ کے حضور میں باآواز بلند پکار کر کہا ''اللہ'' آپ نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ ہماری مجلس کے آداب کو ملحوظ رکھ کر ہمارے پاس آیا کرے۔

اسباب دنیاوی سے آپ کو اس قدر استغناء تھی کہ کبھی مجلس میں ذکر دنیا نہ ہوتا تھا۔ آپ نے ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ کو اللہ اللہ کہتے ہوئے وصال فرمایا بیرون شہر دھلی بجانب اجمیری دروازہ قریب قدم رسول اللہ ﷺ مزار مبارک ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کو حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ العزیز سے انتساب ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال یوم جمعہ ۹۷۱ھ کو بمقام سرہند ہوئی آپ کا نسب مبارک ستائیویں پشت پر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ آپ نے علوم متداولہ کی تحصیل اپنے والد گرامی شیخ عبدالاحد قدس سرہ العزیز سے فرمائی اس کے بعد آپ سیالکوٹ تشریف لائے اور معقولات کی منتہی کتب عصری وغیرہ ملا کمال کشمیری سے پڑھیں اور حدیث کی بعض کتب مولانا یعقوب کاشمیری قدس سرہ العزیز سے پڑھیں آپ سلسلہ کبرویہ میں شیخ حسین خوارزمی کبروی کے اکابر خلفاء میں سے تھے حرمین شریفین میں کبار محدثین سے حدیث مبارک پڑھی تھی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے آپ سے سلسلہ کبرویہ میں اجازت وخلافت

بھی حاصل کی اور تفسیر واحدی، تفسیر بیضاوی، مشکوٰۃ المصابیح و بخاری شریف و ترمذی اور جامع صغیر سیوطی اور دیگر کتب عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی سے پڑھیں الغرض آپ سترہ سال کی عمر میں علوم ظاہری کی تحصیل کے تمام مرحلے طے کر کے اپنے والد بزرگوار کے مدرسہ میں تدریس میں مشغول ہو گئے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کا انتساب باطنی ہر چہار خاندان سے ہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے ہیں اور طریقہ قادریہ میں آپ کو حضرت شاہ سکندر کیتھلی سے اجازت و خلافت حاصل ہے اور خاندان چشتیہ صابریہ اور سہروردیہ میں آپ اپنے والد گرامی شیخ عبدالاحد کے مرید و خلیفہ ہیں جنہیں شیخ رکن الدین بن شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے اجازت و خلافت ہے ان چار سلسلوں کے علاوہ آپ کو دیگر سلاسل مثلاً شطاریہ مداریہ وغیرہ کی بھی اپنے والد گرامی سے اجازت ہے۔ لیکن آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت فرمائی آپ پر پہنچ کر یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کہلایا۔ آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں علامہ جلال الدین سیوطی نے جمع الجوامع میں یہ حدیث نقل کی ہے:

"قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم یکون فی امتی رجل یقال لہ صلۃ یدخل الجنۃ بشفاعتہ کذا و کذا"

یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت میں ایک شخص ہو گا جسے صلہ کہا جائے گا اس کی شفاعت سے اتنے اتنے مسلمان بہشت میں داخل ہونگے یہ حدیث مبارک آپ کے وجود مسعود کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوسرے ہزار سال کا مجدد بنایا اور مجدد الف ثانی کے مقام کے متعلق مکتوبات شریف دفتر دوم مکتوب نمبر ۴ میں خود فرماتے ہیں "معلوم ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد گزرا ہے لیکن صدی کا مجدد اور ہے اور الف یعنی ایک ہزار کا مجدد اور ہے ان دونوں مجددوں میں اتنا فرق ہے

جتنا سوا دو ہزار میں ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ فرق ہے اور مجدد وہ ہوتا ہے کہ اس مدت میں جو فیوض امتیوں کو پہنچتے ہیں خواہ وہ اس وقت کے اوتاد، بدلاء اور نجباء ہی کیوں نہ ہوں اسی کی وساطت سے پہنچتے ہیں''۔

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ جن کا تبحر علمی عرب وعجم میں مسلم ہے اور حضرت مجدد قدس سرہ کے استاد بھائی اور ہم عصر ہیں پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ کو مجدد الف ثانی لکھا اور تجدید الف کے اثبات میں ایک رسالہ ''دلائل التجدید'' تصنیف فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور آپ کو علماء راسخین سے بنایا اور آپ ہر متشابہات قرآنی کے اسرار و مقطعات قرآنی کے رموز ظاہر فرمائے۔ آپ کو علم عقائد و کلام میں امامت و اجتہاد کا منصب عطا فرمایا گیا رسالہ مبدأ و معاد میں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اس فقیر کو توسط احوال میں حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ میں فرمایا کہ ''تو از مجتہدان علم کلامی'' کہ تم علم کلام کے مجتہدین ائمہ میں سے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کو طریقہ جدیدہ عطا فرمایا آپ سے پہلے سالکین کی سیر صرف ولایت صغریٰ یعنی قلب میں منحصر تھی اور شاذ و نادر کسی کو ولایت کبریٰ میں ہوا کرتی تھی مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت شیخ پر ولایت کبریٰ، ولایت ملاء اعلیٰ، کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزم حقیقت ابراہیمی، حقیقت موسوی، حقیقت محمدی و احمدی، حب صرفہ و لاتعین اور نیز حقیقت کعبہ، حقیقت قرآن، حقیقت صلوٰۃ و معبودیت مطلقہ سب منکشف فرمائے اور آپ نے ان کمالات و مقامات کی سیر بالتفصیل اپنے صاحبزادوں خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کو بھی کرائی اور بفضلہ تعالیٰ آج تک یہ آپ کے سلسلہ میں جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ آپ نے جہاں دین الٰہی اور کفر و الحاد کی بیخ کنی فرمائی اور اسلام کا بول بالا اور دین حق کی تجدید فرمائی وہاں علوم و معارف الٰہیہ کے نادر و نایاب گنجینے اپنے

مکتوبات اور تصانیف عالیہ کی صورت میں اس امت کو عطا فرمائے جو سنت و شریعت کے عین موافق ہیں خود مکتوب نمبر ۲۳۴ دفتر اول میں اپنے فرزند ارجمند خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کو لکھتے ہیں۔

''اے فرزند یہ علوم و معارف کہ جن پر اہل اللہ میں سے کسی نے نہ صراحۃً نہ اشارۃً لب کشائی کی ہے اشرف معارف اور اکمل علوم سے ہیں جو ہزار سال کے بعد منصۂ شہود پر آئے ہیں اور واجب تعالیٰ و تقدس کی حقیقت اور ممکنات کے حقائق کو جیسا کہ ممکن ولائق ہے بیان کرتے ہیں نہ کتاب وسنت کے مخالف ہیں اور نہ اہل حق کے اقوال سے مخالفت رکھتے ہیں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اللھم ارنا حقائق الاشیاء کما ھی (یا اللہ حقائق اشیاء ہم کو دکھا جیسا کہ وہ ہیں) سے جو آپ نے گویا امت کی تعلیم کے لیے فرمائی ہے شاید یہی حقائق مراد ہیں جو ان علوم کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں اور مقام عبودیت کے مناسب ہیں اور نقص و ذلت و انکسار پر دلالت کرتے ہیں جو حال بندگی کے مناسب و موافق ہے''۔

امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ بمقام سرہند شریف وصال فرمایا۔

حضرت خواجہ محمد معصوم ملقب بعروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ حضرت امام ربانی کے خلیفہ اور فرزند ثالث تھے آپ کی ولادت ۱۰۰۷ھ میں بمقام بسی متصل سرہند شریف ہوئی۔ سن تعلیم کو پہنچے تو مکتب میں داخل کیا گیا آپ نے مدت قلیل میں قرآن مجید حفظ فرما کر دیگر علوم کے حاصل کرنے کی طرف توجہ فرمائی آپ نے جمیع کتب معقول و منقول بکوشش تمام پڑھیں اکثر علوم اپنے والد ماجد اور برادر اکبر خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھے حضرت ملا محمد طاہر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ

حضرت مجدد قدس سرہ العزیز کے اعاظم خلفاء میں سے ہیں بھی تحصیل علم فرمائی۔
گیارہویں سال آپ نے اپنے والد حضرت مجدد قدس سرہ سے طریقہ اخذ فرمایا اور سولہ برس کی عمر میں جمیع علوم معقولہ ومنقولہ سے فارغ ہو کر متوجہ باطن ہوئے اور بعنایت الٰہی اپنے والد گرامی کے احوال و اسرار وخصوصیات سے بہرہ وافر حاصل کیا۔قطبیت ومنصب قیومیت پر فائز ہوئے حضرت مجدد قدس سرہ العزیز نے جب آخری سال عزلت اختیار فرمائی تو کاروبار ارشاد و بیعت طالبان وامامت مسجد انہیں کے سپرد کر دی تھی اور آپ کے وصال کے بعد حضرت مجدد کے سجادہ نشین آپ ہی ہوئے حضرت خواجہ محمد معصوم کے ہاتھ پر نولاکھ آدمیوں نے توبہ کی آپ کے سات ہزار خلفاء صاحب ارشاد ہوئے ایک ہفتہ میں آپ کی صحبت میں طالب کو فناو بقاء حاصل ہو جاتی تھی اور ایک ماہ میں کمالات ولایت سے مشرف ہو جاتا تھا۔پوری دنیا اسلام میں آپ کے خلفاء پھیلے ہوئے تھے مکتوبات امام ربانی قدس سرہ کی طرح آپ کے مکتوبات کی بھی تین جلدیں ہیں اور اسی طرح نادر حقائق معارف سے پر ہیں آپ نے ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو وصال فرمایا مزار مقدس سرہند شریف ہے میں۔

فائدہ: بادشاہ نور الدین جہانگیر اور شہاب الدین شاہجہان دونوں باپ بیٹا حضرت مجدد قدس سرہ کے حلقہ مریدین میں داخل تھے اور محی الدین اورنگ زیب حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت تھا اور اس نے سبقاً صحیح بخاری شریف آپ سے پڑھی تھی۔

حضرت شیخ عبدالاحد قدس سرہ العزیز:

آپ حضرت مجدد قدس سرہ العزیز کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد سعید فرزند ثانی حضرت مجدد قدس سرہ کے لخت جگر ہیں آپ کی ولادت ۱۰۴۹ھ میں ہوئی پہلے علوم ظاہری کی تکمیل فرمائی اور پھر اپنے والد گرامی خواجہ محمد سعید قدس سرہ العزیز سے فیوض

باطنی کے اخذ میں مصروف ہوئے اور جب آپ کے والد گرامی کا وصال ہو گیا تو اپنے چچا خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے اور اس قدر آداب مریدی بجالائے کہ اس سے زیادہ متصور نہیں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے بھی ان پر اپنی خصوصی نوازشات فرمائیں اور اپنے تمام معاملات واسرار انہی سے ظاہر فرمائے آپ کو اپنے والد اور چچا دونوں کی طرف سے اجازت حاصل ہے۔ آپ سے بھی علوم معاف سے پر تصانیف اور مکتوبات یادگار ہیں آپ نے ۲۸ ذوالحجہ ۱۱۲۶ھ کو دھلی میں وصال فرمایا اور آپ کو سرہند شریف لاکر دفن کیا گیا مزار مبارک سرہند شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ العزیز:

آپ کا انتساب طریقت میں شیخ عبدالاحد قدس سرہ سے ہے اور شیخ عبدالاحد کے وصال کے بعد آپ ہی ان کے سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت خواجہ محمد حنیف کابلی قدس سرہ العزیز:

حضرت خواجہ محمد حنیف کو نسبت سلوک اور فیض صحبت حضرت خواجہ محمد سعید سے ہے آپ ان کے اکابر خلفاء سے ہیں آپ کابل کے ایک گاؤں باغیان میں تلقین وتبلیغ میں مصروف رہے اور آپ کا مزار مبارک بھی اسی جگہ ہے۔

حضرت شیخ محمد قدس سرہ العزیز:

آپ آسمان شریعت وطریقت کے روشن ستارے تھے آپ خواجہ محمد حنیف کابلی کے اکابر واعظم خلفاء میں سے تھے۔

حضرت شیخ محمد زکی مطہری:

آپ کی نسبت طریقت شیخ قدس سرہ العزیز سے ہے آپ وجود مطلق کا مشاہدہ

کرنے والوں میں سے تھے آپ کی جائے سکونت ملک عرب کی ایک اتقی نامی بستی تھی۔ آپ حضرت علی بن علم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں ملک عرب میں طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت آپ ہی کے طفیل ہوئی۔

حضرت خواجہ محمد زمان سندھی قدس سرہ العزیز:

آپ حضرت شیخ زکی قدس سرہ العزیز کے خلفاء میں سے ہیں آپ ظاہری و باطنی علوم کا خزینہ تھے آپ کا مولد و مسکن سندھ میں موضع لوہاری شریف ہے ابتدائے زمانہ میں آپ ظاہری علوم اور قرآن کریم اور حدیث مبارک اور فقہ شریف وغیرہ علوم کی تدریس میں مشغول رہے اور ہزاروں تلامذہ عالم و کامل ہو کر نکلے ساتھ ہی ہمیشہ پیر کامل کے متلاشی رہے حتیٰ کہ آپ کے پیر حضرت شیخ زکی مطہری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی تربیت اور تکمیل کا حکم ہوا آپ عرب شریف سے سندھ میں آئے اور چودہ روز کی قلیل مدت میں درجہ قیومیت تک آپ کو بدر کمال بنا دیا جب آپ کے پیر بزرگوار اجازت و خلافت عطا فرما کر عرب کو رخصت ہونے لگے تو آپ نے از راہ ادب آپ کا جوتا اپنے کپڑوں سے صاف کر کے آگے رکھا آپ کے پیر نے فرمایا خدا کے لئے یہ کیا حرکت آپ نے کی ہے جو کچھ آپ کو پہنچا مولا کریم کی عنایت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ملا ہے حضرت خواجہ محمد زمان قدس سرہ العزیز کا مزار مبارک قصبہ لوہاری شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب قدس سرہ العزیز:

آپ اپنے زمانے کے قطب الاقطاب غوث الابدال محبوبان خدا کے پیشوا اور سالکان طریقت کے سچے راہنما تھے آپ سندھ کے ایک گاؤں بوسیدی میاں صاحب میں رہتے تھے پہلے ظاہری علوم میں کمال حاصل کیا پھر مرشد کامل کی تلاش ہوئی ایک

بزرگ کامل نے آپ کولوہاری شریف میں خواجہ محمد زمان کی خدمت میں حاضر ہونے کو کہا آپ نے ان کی خدمت عالیہ میں کئی سال رہ کر تربیت حاصل کی اور اجازت و خلافت سے نوازے گئے۔ ہزارہا مخلوق آپ سے فیضیاب ہوئی آپ کا وصال مبارک ۱۲۲۳ھ میں ہوا مزار مبارک علاقہ سندھ میں موضع بوسیدی میاں صاحب میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

حالات حضرت شاہ حسین قدس سرہ العزیز:

آپ صحیح النسب سید حاجی الحرمین شریفین اپنے زمانہ کے غوث الاغیاث، قافلہ محبواں کے سردار اور نسبت عالیہ صدیقیہ کے حقیقی امین تھے آپ کا مولد و مسکن مکان شریف ہے اور مزار مبارک بھی وہیں ہے ابتدائے عمر میں گھوڑوں کی تجارت کرتے تھے ایک دفعہ آپ گھوڑے خریدنے کے لئے پشاور تشریف لے گے لیکن وہاں جا کر تحصیل علم میں مشغول ہو گئے اور علوم وفنون میں ایسی مہارت حاصل کی کہ طالب علمی میں ہی مختلف کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے پھر عنایت ازلی سے آپ کے دل میں علم باطنی کی تحصیل کا شوق پیدا ہوا اپنے مقصود حقیقی کی تلاش میں مختلف علاقوں سے پھرتے پھراتے سندھ میں حضرت حاجی احمد قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر ہوئے حاجی صاحب قدس سرہ العزیز پہلے ہی منتظر تھے اور آپ کی آمد کی خوشخبری دیا کرتے تھے پہلی ہی توجہ میں نسبت نقشبندیہ آپ پر القا فرمادی جس کی برکت سے آپ پر جذب اور سکر غالب ہو گیا آپ وجد کی حالت میں جنگلوں کی طرف نکل گئے جب کچھ افاقہ ہوتا دوبارہ شیخ کامل کے آستانہ عالیہ کی طرف متوجہ ہوتے لیکن شیخ کے گاؤں کی زیارت سے ہی وجد ہو جاتا۔ بالآخر آفاقہ ہوا اور پھر بزرگوار کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گئے آپ نے کمال مہربانی سے گلے لگالیا اور اجازت وخلافت سے مشرف فرما کر وطن واپسی کی اجازت دیدی جب آپ مکان شریف تشریف لائے تو تھوڑی ہی مدت میں

سالکان طریقت کا ہجوم آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا آپ کو مدت سے حرمین شریفین کی حاضری کا شوق تھا آخر کار حضور ﷺ کی زیارت کا شوق غالب ہوا اور آپ سفر حج پر روانہ ہو گئے حج سے فارغ ہو کر جب روضہ مطہرہ پر حاضر ہوئے تو پختہ ارادہ کر لیا کہ بقیہ تمام عمر روضہ مبارکہ پر حاضری میں گزرے گی مگر ایک رات خواب میں سرکار ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے شاہ حسین تم اپنے وطن پنجاب میں واپس جاؤ کہ تم سے لاکھوں مخلوق فیضیاب ہو گی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا میری جان اور دل کا آرام آپ کی حضوری ہے آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اس میں کمال حکمت پوشیدہ ہے اور ساتھ ہی بشارت دی کہ آپ کے عزیزوں میں سے ایک شخص آپ سے بہرہ یاب ہو کر باعث ہدایت عام مخلوق ہو گا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کسی کامل کی زیارت کا شوق پیدا ہو تو علاقہ جہلم میر پور میں سموال شریف میں ایک شخص حافظ محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے مقربوں میں سے ہیں وہاں شرف ملاقات حاصل کر لینا۔ آپ سرکار ﷺ کے حکم سے واپس مکان شریف تشریف لائے سموال شریف بھی تشریف لے گئے آپ نے مکان شریف میں ہزار ہا مخلوق کو فیضیاب فرمایا آپ کا مزار مقدس بھی مکان شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید امام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز:

آپ ۱۲۱۲ھ میں مکان شریف میں پیدا ہوئے فارسی مولانا فقیر اللہ صاحب دینکوٹی سے پڑھ کر حافظ محمد رضا صاحب اور کتب مولانا نور محمد صاحب سے کتب درسیہ پڑھیں طب و حکمت کی تحصیل بھی فرمائی۔ اعلیٰ حضرت شاہ حسین قدس سرہ العزیز نے آپ کو مثنوی شریف پڑھنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ اس سے عمل و اعتقاد میں پختگی اور قلب میں صفائی اور جلاء پیدا ہوتی ہے اور روح کو تقویت حاصل ہوتی ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت کے ارشاد پر آپ نے مثنوی شریف کا مطالعہ شروع کیا اور دوسرے روز اعلیٰ حضرت نے

آپ کو مثنوی شریف کے تین اشعار کی تشریح وتوضیح کر دی تو آپ کے دل پر نقش ہوگئی اس کے بعد آپ نے مثنوی شریف کا باقاعدہ درس لینا شروع کر دیا سولہ برس کی عمر میں اعلیٰ حضرت شاہ حسین قدس سرہ العزیز سے بیعت ہوئے اور آپ کے بتائے ہوئے وظائف واشغال پر تازیست کار بند رہے اعلیٰ حضرت شاہ حسین قدس سرہ العزیز کے وصال کے بعد آپ ہی ان کے سجادہ نشین ہوئے آپ وحدانیت کے روشن چراغ علم وحکمت کے آفتاب اور سپہر قیومیت کے درخشندہ ستارے تھے آپ کے قلب کو اللہ تعالیٰ نے ایسی جلا بخشی تھی کہ آپ کی مجلس میں کسی کو دل میں وسوسہ لانے کی جرأت نہ ہوتی تھی اگر حاضرین میں سے کسی کے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہوتا تو آپ کے قلب پر فوراً اس کا عکس پڑ جاتا اور آپ اس کی اصلاح فرما دیتے۔ آپ کے مریدین ذکر وشغل میں اتنی محویت رکھتے تھے کہ ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے نام سے ناآشنا تھے آپ کو خداوند کریم نے اس قدر علو مرتبہ عطا فرمایا تھا کہ اکثر طالبان پہلی ہی ملاقات میں اس درجہ تک پہنچ جاتے کہ کئی سالوں کے مجاہدہ اور مشقت سے اس کا حصول مشکل تھا مگر باوجود اس عظیم مرتبہ کے آپ ہمیشہ مکان شریف سے ۱ و میل جنوب کی طرف ایک پانی کے تالاب ڈھولی ڈھاب پر عشاء کی نماز کے بعد تشریف لے جاتے اور علیحدگی میں پانی کے کنارے مراقبہ کی حالت میں فجر تک بیٹھے رہتے۔ آپ نے اس قدر مجاہدہ کیا ہے کہ حد تحریر سے باہر ہے اور اس سرزمین میں جہاں جہاں آپ نے مجاہدہ کیا ہے انوار و برکات ہویدا ہیں۔ آپ کا وصال ۱۳ شوال المکرم ۱۲۸۲ھ کو ہوا مسجد کے قریب ہی حجرہ شریف میں آخری آرامگاہ ہے "ذکر مبارک" میں ہے کہ آپ کے سو خلفاء تھے۔

مخدوم العالم حضرت صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز:

جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول بدر الطریقہ شمس الحقیقہ حضرت حافظ سید صادق علی شاہ صاحب قدس سرہ حضرت سید امام علی قدس سرہ کے فرزند اکبر اور

جانشین تھے آپ نے پہلے ظاہری علوم کی تحصیل فرمائی اس کے بعد داخل سلسلہ ہو کر بڑے مجاہدات اور ریاضات کیں آپ عام درویشوں کے ساتھ گارے اور مٹی کی ٹوکری اٹھاتے دن بھر کام میں لگے رہتے اور رات کو ذکر و شغل رہتا جب ابتدائی مراحل طے ہو گئے تو حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہ نے آپ کو چلہ میں بٹھایا مسجد کے حجرہ مبارک میں چالیس روز تک اس طرح رہے کہ دن کو پارہ نان جویں سے روزہ رکھتے اور رات کو ایک پارہ سے افطار فرماتے اس محنت شاقہ اور کمی غذا سے جسم نہایت لاغر اور طبیعت نہایت کمزور ہو گئی اس پر حضرت اقدس نے آپ پر بہت مہربانی فرمائی حتیٰ کہ آپ پر جذب و کشش کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس کے بعد بھی تا حیات ریاضات اور خدمت شاقہ میں مصروف رہے۔ حضور سیدنا امام علی شاہ صاحب کے وصال شریف کے بعد آپ کے جانشین ہوئے۔

آپ سجادہ نشینی کے وقت بھی کبھی کبھی مدرسہ میں طلباء کو سبق پڑھایا کرتے تھے آپ نے تصوف کے طریق پر قرآن مجید کی فارسی میں ایک تفسیر بھی لکھی آپ کے بہت زیادہ خلفاء ہیں آپ نے ۱۳۱۷ھ ۱۹۰۰ء میں وصال فرمایا اور والد گرامی کے پہلو میں دفن ہوئے آپ کے بعد آپ کے فرزند کلاں میر سید بارک اللہ صاحب مدظلہ سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت خواجہ امیر الدین قدس سرہ:

آپ دھوم کوٹ کے رہنے والے تھے جو مکان شریف سے ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ آپ کا تعلق ککے زئی افغان (پٹھان) قوم سے ہے۔ آپ اوائل عمر میں ہی حضرت خواجہ پیر سید امام علی شاہ صاحب قدس سرہ کی بیعت سے مشرف ہو گئے تھے آپ کو حضرت خواجہ سے کمال محبت تھی اور ان کے لاڈلے تھے اور آپ پر حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب بہت مہربان تھے ابتداء میں حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب کے حکم سے آپ نے ملازمت اختیار کی اور لاہور پولیس میں تھانیدار بھرتی ہو گئے تین

برس تک ملازمت کی اس کے بعد استعفیٰ دے دیا اور مکان شریف میں حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے آپ نے انہیں دریا پر وظیفہ پڑھنے کا حکم دیا اور آپ کے ہمراہ دو آدمی کر دیئے کہ کہیں آپ وجد میں آ کر دریا میں نہ گر جائیں دریا پر آپ کو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور بہت برکات و فیوضات اس عرصہ میں آپ کو حاصل ہوئے بعدہ آپ کو کوٹلہ شریف بھیج دیا گیا آپ کو اجازت و خلافت حضرت میر سید صادق علی شاہ صاحب سے ہے حضرت خواجہ امیر الدین قدس سرہ بڑے قد و قامت کے مرد تھے خضر صورت تھے باوجود ضعف عمر کے دو دو گھنٹے دو زانوں بیٹھ کر درود شریف پڑھتے رہتے آپ کو بذریعہ کشف معلوم ہو گیا تھا کہ شرقپور شریف میں ایک شیر پیدا ہوگا اس واسطے سال بسال شرقپور شریف تشریف لاتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ دنیا سے کیا لائے ہو تو عرض کروں گا کہ شیر محمد کو لایا ہوں ۱۹۱۲ء میں آپ نے ایک سو پچیس سال کی عمر میں وصال فرمایا مزار مبارک کوٹلہ شریف میں ہے۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری قدس سرہ العزیز:

آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۸۲ھ کو شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ میں ہوئی والد گرامی کا اسم مبارک میاں عزیز الدین رحمۃ اللہ علیہ تھا آپ مادرزاد ولی تھے بچپن میں ہی حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کی طرح نہ آپ بچوں میں کھیلتے اور نہ ہی ان کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے بلکہ علیحدگی کو پسند فرماتے تین چار سال کے عرصہ میں آپ نے قرآن مجید اور دیگر کتب پڑھ لیں اور لکھنے میں اچھی مہارت حاصل فرمائی شرم وحیاء کا یہ عالم تھا کہ بچپن میں جب محلہ میں سے گزرتے تو سر پر چادر اوڑھی ہوتی تھی۔

آپ کی ذات بابرکت میں اللہ تعالیٰ نے وہ کچھ چن چنا کر رکھا تھا جو دوسرے بزرگوں کو فرداً فرداً عنایت فرما کر انہیں سرفراز فرمایا کسی کو محبت و درد سے ممتاز کیا تو کسی کو سوز و ساز سے عزت بخشی کسی کو فنا کی آخری منزل پر قدم زنان فرمایا اور کسی کو بقاء

کے انتہائی مرحلہ پر جا بٹھایا کسی کے ہاتھ میں ہمت کا بلند جھنڈا دیا اور کسی کے سر پر عقل کلی کا تاج رکھا کسیکو دم مسیحائی دیا اور کسی کو عصائے موسوی سے سرفرازی بخشی لیکن آپ کی ذات اقدس کو مولا کریم نے ''آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری'' کا مصداق بنا دیا۔ آپ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے خود آپ کو شرقپور شریف آ کر بیعت فرمایا اور درجہ کمال تک پہنچایا دیا ابتدائے حال میں اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ جب آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ امیر الدین قدس سرہ العزیز نے آپ کے لیے اجازت نامہ تحریر فرمایا تو آپ نے جواب میں عرض کیا کہ میں خلیفہ بننے کے لیے مرید نہیں ہوا میں تو بندہ بننے کے لیے مرید ہوا تھا۔ غرض اڑھائی برس اسی کشمکش میں گزر گئے بعد اڑھائی برس کے حضرت خواجہ امیر الدین قدس سرہ نے فرمایا شیر محمد میں تمہارا پیر ہوں میرا حکم ماننا تم پر لازم ہے اس کے بعد آپ نے حضرت خواجہ قدس سرہ سے وہ اجازت نامہ لے لیا۔ خلافت حاصل ہونے کے بعد ہزارہا لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے مگر آپ قبول نہ فرماتے آخر حضرت خواجہ امیر الدین قدس سرہ کے تاکیدی حکم کی بنا پر بیعت فرمانا شروع کیا آپ کی نگاہ کیمیا اثر سے ہزارہا لوگ منزل مقصود کو پہنچے آپ محی السنہ مجدد الطریقہ تھے اپنے بیگانے سبھی آپ کے کمالات کے معترف تھے آپ کے خلفاء کی تعداد خاصی ہے جن میں آپ کے برادر اصغر حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف قبلہ ثانی لا ثانی قدس سرہ اعلیحضرت تاجدار حضرت کیلیانوالہ شریف حضور قبلہ سید نور الحسن شاہ صاحب کیلانی قدس سرہ العزیز، حضرت خواجہ سید محمد اسمٰعیل شاہ صاحب کرمانوالہ شریف اور حضرت میاں رحمت علی صاحب گھنگ شریف اور صاحبزادہ محمد عمر صاحب بریل شریف مشہور ہیں آپ کا وصال مبارک ۷ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ہے مزار مبارک شرقپور شریف میں مرجع خلائق ہے آپ کے بعد آپ کے برادر اصغر حضرت میاں غلام اللہ قدس سرہ

سجادہ نشین ہوئے آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت شبیہ شیر ربانی غلام احمد صاحب قدس سرہ سجادہ نشین ہوئے اوراب ان کے وصال کے بعد حضرت صاحبزادہ حافظ میاں محمد ابوبکر صاحب اسی فیضان کے قاسم ووارث ہیں دوسری طرف حضرت ثانی صاحب قدس سرہ کے فرزند اصغر حضرت میاں جمیل احمد صاحب بھی فیوض و برکات لٹارہے ہیں۔

حضرت، پیر سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری کیلانی قدس سرہ العزیز:

ہادی زماں، قطب دوراں شہسوار میدان محبوبیت ومرادیت حضرت قبلہ عالم سید نورالحسن شاہ صاحب قدس سرہ العزیز حضرت شیر ربانی قدس سرہ العزیز کے خلیفہ اکبر ہیں آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۰۶ھ میں ہوئی آپ کا مولد ومسکن حضرت کیلیانوالہ شریف ہے چھیالیس واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب سرکار دو عالم ﷺ سے مل جاتا ہے آپ نے پرائمری تک سکول میں تعلیم حاصل کی پھر کاشتکاری کا کام سنبھال لیا کچھ عرصہ بعد آپ نے خوش نویسی سیکھی پھر ٹھیکداری بھی کی پھر آخر عنایت ازلی نے آپ کو شرقپور شریف میں حضور میاں صاحب قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر کردیا اور ان کی ایک ہی نگاہ کیمیا اثر نے آپ کی تقدیر بدل دی جوں جوں دن گزرتے گئے حضور رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت اعلیٰ سے بتدریج رابطہ بڑھتا چلا گیا اور شوق محبت الٰہی زیادہ سے زیادہ تر ہوتا گیا جس کے نتیجہ کے طور پر دنیوی کاروبار سے طبیعت بالکل فارغ ہو گئی حتیٰ کہ حضرت اعلیٰ سے ایک لمحہ بھی جدائی گوارا نہ رہی اور آپ نے گھر بار چھوڑ کر شرقپور شریف میں حضرت اعلیٰ کی خدمت میں رہنا شروع کردیا آپ کے حضرت قبلہ میاں صاحب قدس سرہ سے راز و نیاز محبوبانہ تھے پیری مریدی کا تعلق نہ تھا وہ ان سے ناراض ہوتے اور وہ ان پر فدا۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب قدس سرہ کو جتنا اختلاط شاہ صاحب سے تھا کسی اور سے نہ تھا آخر اعلیٰ حضرت میاں صاحب قدس سرہ نے آپ کو اجازت نامہ تحریر فرما کردیا لیکن آپ نے معذرت کی اعلیٰ حضرت میاں صاحب قدس سرہ

اس وقت خاموش ہو گئے لیکن بعد میں ایک دفعہ چند حروف بطور اجازت نامہ تحریر فرما کر حضرت کیلیانوالہ شریف میں بذریعہ ڈاک ارسال فرما دیے۔ اعلیٰ حضرت میاں صاحب قدس سرہ العزیز نے آپ کو متعدد خطوط ارسال فرمائے جن میں بعض فقرات ایسے جن سے آپ کے علو مرتبہ کا انداز ہوتا ہے کسی میں فرمایا "لاشیء کیا عرض کرے عزیز کی طبع ہر طرح مبارک ہے کچھ بھول چوک اسی سے ہے" کسی میں فرمایا "عزیز آپ کے پاس بہت کچھ ہے" الغرض جو نسبت حضور قبلہ شاہ صاحب قدس سرہ کو اعلیحضرت شیر ربانی قدس سرہ سے تھی اس کو برادران طریقت میں سے کما حقہ کسی نے نہ سمجھا۔

ہزار ہا مخلوق آپ سے فیضیاب ہوئی اور ہو رہی ہے آپ کی بے شمار کرامتوں میں سے ایک آپ کی کتاب "الانسان فی القرآن" بھی ہے جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تا قیامت لوگوں کے سامنے موجود معجزہ قرآن مجید ہے اسی طرح آپ کی یہ زندہ کرامت بھی موجود رہے گی آپ نے ۳ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ بمطابق ۲۱ نومبر ۱۹۵۲ء کو وصال فرمایا مزار مبارک حضرت کیلیانوالہ شریف میں ہے۔

آپ کے جانشین آپ کے فرزند اکبر قیوم العالم غوث زماں قطب دوراں مجدد الطریقہ حضور قبلہ سید محمد باقر علی شاہ صاحب بخاری دامت برکاتہم القدسیہ ہیں آپ کے متعلق حضور رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "بفضلہ تعالیٰ صاحب عباد قبا اور صاحب طریقت ہوں گے مولیٰ کریم نے قبل از پیدائش ہی ان پر فضل فرما دیا ہے اور آپ کے فرزند اکبر جامع معقول و منقول امام الطریقہ عالمی مبلغ اسلام حضور قبلہ عظمت علی شاہ صاحب المعروف قبلہ چن جی سرکار دامت برکاتہم العالیہ بھی ظاہری باطنی فیوض و برکات کے دریا بہار ہے ہیں مولیٰ کریم اپنے سائیوں کی سنگت نصیب فرمائے۔ آمین

شجرہ شریف

اے خدا بہر حبیب خویش حضرت مصطفیٰ مقتدائے اولیاء و افتخار انبیاء
از پے صدیق و سلمان قاسم و جعفر ولی وز برائے بایزد و بوالحسن ہم بوعلی
وز برائے یوسف و عبدالخالق عارف باخدا بہر محمود و علی و خواجہ بابا میرما
بہر خواجہ نقشبند و ہم علاؤالدین پیر خواجہ یعقوب ہم احرار زاہد بے نظیر
بہر درویش محمد باقی باللہ الصمد شیخ احمد پیشوا معصوم وز عبدالاحد
وز سعید و حضرت خواجہ حنفی پارسا از پے شیخ محمد وزز کی با خدا
حضرت خواجہ محمد حاجی احمد شاہ حسین پس امام علی مشکل کشا را نور عین
وز برائے پیر ما پشت پناہ اہل دین حضرت صادق علی محبوب رب العلمین
مظہر انوار حق حضرت امیرالدین را وز برائے حضرت شیر محمد با صفا
حضرت نورالحسن آں مقتدائے اہل دین باد یارب در جہاں روشن چوں خورشید سما
کن غریق بحر عرفان حقیقت اے خدا غیرِ تو ہرگز نہ بینم بگزرم از ما سوا